REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۸/۱۳ ۲۵ احسان ۱۳۳۸ ہش ۲۵ جون ۱۹۵۹ء نمبر ۱۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح کیساتھ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۴ جون ٹیلیفون لائن خراب ہونے کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آج صبح کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر آن دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا شافی و قادر خدا اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد کامل شفا بخشے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب کی وفات پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی تعزیتی قرار دادیں

(ربوہ — لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے اپنے ایک حالیہ اجلاس میں محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب کی وفات پر دلی رنج و الم اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے حسب ذیل قرار دادیں منظور کی ہیں۔

— (۱) —

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ اجلاس حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت خان صاحب مرحوم کی تمام تر زندگی قربانی۔ اخلاص اور خدمت دین کا ایک ایسا شاندار نمونہ تھی۔ جو جماعت کے تمام افراد کے لئے فرائض دینیہ ادا کرنے کے سلسلہ میں مشعل راہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت خان صاحب مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اعزا و اقربا کا خود حافظ و ناصر ہو

(۲) لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ اجلاس مکرم و محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مکرم و محترم چوہدری صاحب کی ساری زندگی ہی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف رہی ہے۔ آپ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کراچی آپ کی تربیت کے باعث اس وقت جماعت کی تمام شاخوں میں ممتاز نظر آتی ہے۔ آپ نے اپنے حسن انتظام اور حسن سلوک سے احباب کراچی کے دلوں میں گھر کر لیا تھا۔ چنانچہ آپ کے زمانہ امارت میں یہ جماعت ایک مثالی جماعت بنی رہی۔ محترم چوہدری صاحب ایک دلیر نڈر اور صاف گو احمدی تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑی محبت اور عقیدت رکھتے۔ اور بالخصوص حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت و عشق کا درجہ تک پہونچی ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنا خاص قرب عطا فرمائے۔ اور آپ کی قربانیوں کو بہترین اجر سے نوازے۔ اور آپ کی اولاد اور خاندان کے دوسرے افراد کو بھی قربانی ایثار اور اطاعت میں آپ کے نیک نمونہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ اور آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ جلد سے جلد پر فرمائے آمین

پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ میں تجارتی معاہدہ ہونے والا ہے

خواجہ شہاب الدین سفیر پاکستان متعین قاہرہ کا بیان

قاہرہ ۲۴ جون - خواجہ شہاب الدین سفیر پاکستان متعین قاہرہ نے ایک بیان میں انکشاف کیا ہے کہ عنقریب پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ میں تجارتی معاہدہ ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ متحدہ عرب جمہوریہ اسرائیلی جہازوں کو نہر سویز سے گزرنے نہیں دیتی۔ کیونکہ یہ متحدہ عرب جمہوریہ کا دفاعی مسئلہ ہے۔ پاکستان اس کے اس اقدام کو صحیح اور جائز تصور کرتا ہے پاکستان کا خیال ہے کہ ہر عرب ملک کو اسرائیل کے جارحانہ اقدامات کے مقابلے میں مؤثر قدم اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ اسرائیل کی پالیسی علاقائی توسیع پر مبنی ہے۔ اور وہ مشرق وسطیٰ میں ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ اقتصادی سماجی اور تجارتی تعلقات مستحکم کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اسی فیصلہ کی بنا پر ان میں تجارتی معاہدہ ہو جائے گا۔

ارجنٹائن کی کابینہ مستعفی ہو گئی

بوئنس آئرز ۲۴ جون۔ ارجنٹائن کے صدر نے ایک نئی کابینہ تشکیل دینے کے لئے آج ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کو بات چیت کے لئے اپنی قیام گاہ پر بلایا ہے۔ ارجنٹائن کی موجودہ کابینہ کل رات مستعفی ہو گئی تھی

درخواست دعا

کلکتہ سے برادرم محترم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کا بڑا بچہ عزیز محمد حلیم نخت بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ابو العطاء جالندھری ربوہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ناخواندگی

آج کی دنیا میں کوئی ملک اور قوم حقیقی ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک عوام زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ترقی یافتہ ممالک میں ابتدائی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے۔ اعداد و شمار سے معلوم ہو سکتا ہے کہ برطانیہ امریکہ وغیرہ مغربی ممالک میں خواندہ لوگوں کی فیصد تعداد بہت زیادہ ہے۔ بعض حالتوں میں تو سو فیصد ہے۔ لیکن ہمارے جیسے پسماندہ ایشیائی اور افریقی ممالک میں خواندگی کا معیار بہت پست ہے۔

آجکل دنیا کی کسی صنعت تجارت اور دیگر پیشوں میں انسان اس وقت تک صحیح معنوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ کسی حد تک خواندہ نہ ہو۔ ہمارے ملک میں اگر بعض ناخواندہ لوگ بعض پیشوں میں روزی کما رہے ہیں۔ تو یہ کوئی ایسی قابل تعریف بات نہیں ہے اگر یہی لوگ تعلیم یافتہ ہو جائیں۔ تو نہ صرف وہ زیادہ کما سکتے ہیں۔ بلکہ قومی ترقی میں بھی خاطر خواہ حصہ لے سکتے ہیں۔ خواندہ محنت پیشہ لوگوں کی مثال تو مشین کی مثال ہے۔ جس طرح بے جان مشین کام کرتی ہے۔ یہ لوگ بھی کام کرتے ہیں۔ اس کو زندگی بسر کرنا نہیں کہہ سکتے۔

پھر کسی ملک کی ترقی بے شک آجکل اقتصادی ترقی سے محسوب کی جاتی ہے۔ لیکن قومی معیار زندگی ہی دراصل کسی قوم کے وقار کا نشان ہو سکتا ہے۔ اور جب تک خواندگی کا فیصد معیار بلند نہ ہو۔ ایسا قومی وقار حاصل کرنا محال ہے تعلیم سے انسان نہ صرف اپنے کام میں مزید ترقی کر سکتا ہے۔ بلکہ اپنے اخلاق اور کردار کا معیار بھی بلند کرتا ہے۔ اس لئے ہر وجوہ سے عام تعلیم نہایت ضروری ہے۔

افسوس ہے کہ پاکستان میں عوامی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ اور جتنی تعلیم گاہیں ضروری ہیں اتنی موجود نہیں ہیں۔ تاکہ قوم کے ہر فرد کو تعلیم کا موقعہ حاصل ہو۔ کم از کم ہماری آئندہ نسلیں تو ضرور خواندہ ہونی چاہئیں۔ ورنہ ہم اگر اقوام عالم میں کوئی مقام حاصل نہ کر سکیں گے اور ہماری پسماندگی کبھی ہم سے جدا نہیں ہوگی۔

ایک معاصر نے اس قومی ضرورت پر عوام کی توجہ دلائی ہے۔ اور تعلیم کو وسیع کرنے کے ذرائع بتائے ہیں۔ معاصر نے بتایا ہے کہ جتنی وسعت کی ضرورت ہے۔ حکومت تن تنہا اس کو پورا نہیں کر سکتی۔ بلکہ چاہیئے کہ مخیر لوگ آگے آئیں۔ اور ملک سکولوں کالجوں کا ایک جال بچھا دیں چنانچہ معاصر لکھتا ہے۔

"کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کرتا۔ کہ تعلیم کا فروغ اور نئے سکولوں اور کالجوں کا اجرا حکومت کا فرض ہے۔ مگر اس حقیقت سے بھی تو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حکومت کے وسائل بہرحال محدود ہیں اسے صرف تعلیم کے محکمہ پر ہی نہیں دوسرے محکموں پر بھی روپیہ خرچ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے سرکاری بجٹ میں تعلیم کے لئے رقم ہمیشہ محدود ہی رہے گی۔ اور اگر لوگوں نے نئے سکولوں اور کالجوں کے لئے صرف حکومت پر ہی تکیہ کیا۔ تو ملک میں ہمیشہ سکولوں اور کالجوں کی کمی ہی رہے گی۔ کیونکہ آبادی میں اضافہ کا تناسب کالجوں اور سکولوں کی تعداد میں اضافہ کے تناسب سے ہمیشہ زیادہ رہے گا یہ کمی تو غیر سرکاری کوشش سے بھی پوری کی جا سکتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل ہمت اور اہل زر آگے بڑھیں۔ اور ہر علاقہ اور ہر شہر میں جہاں کالج یا سکول کی ضرورت ہے تعلیمی انجمنیں اور تعلیمی سوسائٹیاں قائم کی جائیں۔ جو عمارت کے لئے زمین دے سکتے ہیں وہ زمین دیں۔ دولت مند پیسے سے مدد کریں۔ اور تعلیم یافتہ اور تجربہ کار افراد (بالخصوص ریٹائرڈ پروفیسر۔ ہیڈ ماسٹر۔ انسپکٹر وغیرہ) اپنا وقت دیں۔ اس طرح مل جل کر نئے تعلیمی ادارے قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ یورپ و امریکہ میں بے شمار کالج اور بہت سی یونیورسٹیاں اسی طرح معرض وجود میں آئی ہیں۔ سرکار نے ان پر مطلق کچھ خرچ نہیں کیا۔ ابتداء میں کسی دولت مند آدمی نے اس مقصد کے لئے ایک وقف قائم کر دیا۔ اور کام کا آغاز کر دیا گیا بعد میں کارگزاری کو دیکھ کر دوسرے لوگوں نے چندے دیئے اور مزید وقف قائم کئے۔ چنانچہ اب کئی یونیورسٹیوں کی محض ان اوقاف سے سالانہ آمدنی کروڑوں روپے ہے۔ پاکستان میں دولت مندوں کی کوئی کمی نہیں۔ کمی دل والوں یا اہل ہمت کی ہے۔ خدا جانے اتنی دولت کو لوگ کہاں لے جائیں گے۔ بڑی زمینداریوں کا انجام

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

دلائی لامہ کی خدمت میں

احمدیہ جماعت مدراس کی طرف سے تبلیغی خط اور لٹریچر کی پیشکش

مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان سیکرٹری انجمن احمدیہ مدراس نے تبت کے بدھ مذہب کے پیشوا دلائی لامہ کو مسوری کے پتہ پر مندرجہ ذیل تبلیغی خط بزبان انگریزی لکھا ہے۔ اور ساتھ لٹریچر بھی پیش کیا ہے۔

بخدمت جناب ہز ہولی نس دلائی لامہ برلا ہاؤس۔ مسوری

جناب محترم

میں آپ کے ہندوستان میں عارضی قیام کے بابرکت ہونے کی دعا کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں کچھ اسلامی لٹریچر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

ابتدائے آفرینش سے دنیا کے پاکباز لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ انسان کی حقیقی زندگی کا دارومدار خدائی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے پر ہے۔ اور اس کی جسمانی اور روحانی ترقی خدائی اخلاق کے مطابق زندگی بسر کرنے پر منحصر ہے۔ اور اسی سے دنیا کا امن وابستہ ہے۔ میں آپ کی خدمت میں یہ واضح کرتا ہوں کہ اس خط کے لکھنے سے ہمارا کوئی سیاسی مفاد نہیں۔ ہماری تحریک ایک بین الاقوامی اور غیر سیاسی اسلامی تحریک ہے۔ اور ہم اپنا نقطہ نگاہ دنیا کے تمام انسانوں کے سامنے پیش کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔

ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ مذہب بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کی اپیل براہ راست انسانی ضمیر پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور یہ اپیل اپنے ساتھ جبر اور دباؤ کا شائبہ نہیں رکھتی۔ ہمارا یہی یقین آپ کی خدمت میں مندرجہ ذیل لٹریچر پیش کرنے کا محرک ہوا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہماری کوشش کو پسند فرمائیں گے۔

(1) The Holy Prophet Mohammad.
(2) The Teachings of Islam.
(3) Why I believe in Islam.
(4) Mohammad the Kindred to Humanity.
(5) Islam and Slavery.
(6) Islam versus Communism
(7) The present day Economic and Social problems.
(8) A Heavenly call to the Indian people.
(9) The Last Message of the prince of peace
(10) What is Ahmadyyat.

میں آنجناب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ مذہب کے متعلق باعتبار مقاصد اور عالمگیر امن کی بنیاد ہونے کے مناسب روشنی ڈالیں گے۔ کیونکہ تحریک احمدیت جو حقیقی اسلام کی آئینہ دار ہے۔ مذاہب عالم کے اتحاد کے لئے کوشاں ہے۔ اور اب آپ کا وجود بدھ مذہب میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ لہذا ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اس ضمن میں آپ کے خیالات ہمارے لئے اطمینان بخش ہوں گے۔

ہم آپ کی صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالے آپ کے کاموں میں آسانی پیدا فرمائے۔ اور آپ کا سینہ اسلام کی صداقت کے لئے کھول دے۔ زیادہ آداب

مہربانی فرما کر اس خط کی رسیدگی سے اطلاع فرمائیں

آپ کا مخلص۔ محمد کریم اللہ نوجوان

سیکرٹری انجمن احمدیہ مدراس

مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

میرا بھائی عبداللہ خان

(از محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ)

حلیم، متواضع، صابر اور کم گو تھا۔ اسکے ہاتھ اور اس کی زبان سے کسی کو ضرر نہیں پہنچا اور بہت ہیں جو اِن سے فیضیاب ہوئے۔ پندرہ سال سے اس کا جسم مبتلائے الم تھا۔ پچھلے تین سال تو اس نے پیہم درد و کرب میں گزارے۔ آخری چھ ماہ میں قلبی حزن اور پریشانی بھی شاملِ حال ہو گئے۔ اس کا نحیف جثہ اور اسکی ناتوان جان درد کی کن کیفیات کے مورد رہے اس کا دل اور اس کا رب ہی جانتے تھے لیکن اس تمام عرصے میں اس نے سلسلہ عالیہ کی مخلصانہ خدمت۔ بنی نوع انسان کی گہری ہمدردی اور فرائضِ منصبی کی کما حقہا سر انجام دہی میں کسی قسم کی سستی یا کوتاہی سرزد نہیں ہونے دی نہ حرفِ شکایت زبان پر آنے دیا۔ مرحبا یا عبد اللہ نعم الاخ۔

عبداللہ خان فرمانبردار بیٹا، اطاعت گذار بھائی، مونس و غمخوار خاوند، شفیق اور حنون باپ۔ وفادار اور قابلِ اعتماد دوست تھا۔ اس کا سینہ اور دل نورِ ایمان سے معمور اور منور تھے۔ اسلام اور سلسلہ کی بے حد غیرت رکھتا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ (اللّٰھم متعنا بطول حیاتہ برحمتک) کی ذاتِ اقدس کے ساتھ اسے والہانہ عشق تھا۔ مجھ حقیر و ناچیز پُر خطا و عصیان کے ساتھ بھی اُسے گہری محبت تھی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء وجعل الجنۃ العلیا مثواہ برحمتہ وھو ارحم الراحمین۔

عبداللہ خان عاجز انسان تھا اللہ تعالیٰ کے عفو اور غفران اور اس کی رحمت کا محتاج۔ اس کے تمام دُکھ اور درد رب العالمین کے حضور اس کی کمزوریوں اور خطاؤں کا کفارہ ہوں۔ اور وہ اپنے مولیٰ اور رب سے وافر رحمت کا سلوک دیکھے۔ اٰمین یا ارحم الراحمین۔

مَیں نے اس کا پیارا چہرہ آخری بار ۱۵ر فروری کی سہ پہر کو کراچی کے مطار پر دیکھا۔ جب مَیں نے اسے لاہور کے سفر پر رخصت کیا۔ جب اس نے اس سفر کا ارادہ کیا تو مجھ سے کہا مَیں چلتا پھرتا تو نظر آتا ہوں لیکن مَیں اپنے اندر کوئی طاقت محسوس نہیں کرتا۔ چونکہ مجبوری ہے اسلئے آمادہ ہو گیا ہوں۔ لاہور پہنچنے کے بعد اسی رات اس کے سینے میں شدید درد اور ساتھ تپ شروع ہو گیا۔ چند دن کے بعد اس حالت میں کچھ افاقہ تو ہوا لیکن دراصل پھر طبیعت سنبھلی نہیں۔ کمزوری بڑھتی گئی اور دبے ہوئے عوارض ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ آخر

این جانِ عاریت کہ بحافظ سپرد دوست
روزے رُخش ببینم و تسلیم وے کنم

کا عہد ازلی وفا کیا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتِ لا انتہا اور لطفِ بے پایاں پر تکیہ کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ عبداللہ خان درگاہِ الٰہ العالمین سے یہ خطاب سُنے:۔

یا ایّتھا النفس
المطمئنّۃ ارجعی
الیٰ ربّکِ راضیۃ
مرضیۃ فادخلی
فی عبادی وادخلی
جنّتی۔

میرا جسم دُور تھا لیکن میری روح اس عرصے میں عبداللہ خان کے گرد بے قرار اور رب العٰلمین کے حضور اس کی صحت اور تندرستی کے لئے زاری میں تھی مَیں جانتا ہوں کہ عبداللہ خان کی آنکھیں اپنے محبوب بھائی کے دیکھنے کو ترستی ہوں گی۔ لیکن میری مجبوری اور میرے دل اور میری روح کی کیفیت ضرور اس پر آشکار ہو گی۔ عبداللہ خان اپنے رب کے بلاوے پر لبّیک اللّٰھم لبّیک کہتا ہوا اپنے رب کے حضور حاضر ہو گیا۔ اور ہم بھی اپنے وقت پر وہیں جانے والے ہیں۔ وہاں پھر کوئی جدائی نہیں۔

العین تدمع والقلب یحزن ولکن لا نقول الّا ما یرضٰی ربّنا وانا بفراقک یا عبد اللہ لمحزونون۔

دل بدرد آمد ز ہجرِ اینچنیں یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعلِ خداوندِ کریم
اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

عاجز ظفر اللہ خان

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دُعا کیا ہے؟

"سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ دعا کے مضمون پر پھر قلم اٹھایا جاوے۔ کیونکہ پہلے مضامین اس بارہ میں کافی ثابت نہیں ہوئے۔ دعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہو جاوے کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جاوے اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جاوے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا ہے اور اس کی چھاتی میں دودھ اُتار دیتا ہے ویسے ہی مستدعی کی حالت نار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بن جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب امور خدا تعالیٰ کی موہبت ہیں اکتساب کو ان میں دخل نہیں۔ توجہ اور رقت بھی خدا تعالیٰ کے ہاں سے نازل ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی کے لئے کامیابی کی راہ نکال دے تو وہ داعی کے دل میں توجہ اور رقت ڈال دیتا ہے مگر سلسلہ اسباب میں ضروری ہوتا ہے کہ داعی کو کوئی محرک شدید جنبش اور حرکت دینے والا ہو۔ اس کی تدبیر بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ مستدعی اپنی حالت ایسی بناوے کہ اضطراراً داعی کو اس کی طرف توجہ ہو جاوے۔ فرمایا کہ جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر مَیں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ مَیں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لے جس رنگ اور جس طرز کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور سابق الایمان صحابی

حضرت منشی اروڑے خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مورخہ ۱۲ جون ۱۹۵۹ء کو "سیرۃ صحابہ" کے جلسے میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت منشی اروڑے خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر جو مقالہ پڑھا تھا افادہ احباب کے لئے اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

ان الصحابۃ کلھم کذکاء
قد نوّروا وجہ الوریٰ بضیاء

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سورج کی طرح تھے۔ اور انہوں نے اپنی روشنی سے دنیا کو منور کر دیا۔

نیز فرماتے ہیں :-

قوم کرام لا نفرق بینھم
کانوا لخیر الرسل کالاعضاء

یعنی صحابہ کی پاکیزہ جماعت ساری کی ساری قابل عزت و احترام جماعت تھی اور ہم ان میں کوئی تفریق نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کے لئے اعضاء کا حکم رکھتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو عشاق حق الایمان لائے۔ وہ بھی اپنے اخلاص، عقیدت، ایثار اور بے نفسی میں ایسے بے نظیر ثابت ہوئے کہ ان کو بھی "صحابہ" کا مبارک اور معزز لقب عطا ہوا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیم اور سابق الایمان صحابی حضرت منشی اروڑے خان صاحب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے ابتدائی ایام میں آپ پر ایمان لائے۔ آپ سے تعلق پیدا کیا اور ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے اس راہ میں انہوں نے بے شمار مصیبتیں اور تکلیفیں برداشت کیں۔ آپ کپورتھلہ کے رہنے والے تھے۔ کپورتھلہ کی جماعت میں تین اصحاب تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ابتدائی ایام میں اکٹھے رہے۔ ایک منشی اروڑے خان صاحب، دوسرے منشی محمد خان صاحب اور تیسرے منشی ظفر احمد صاحب۔ ان تینوں اصحاب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو محبت تھی وہ حضور کے ایک خط سے ظاہر ہے۔ جو حضور نے اپنے دست مبارک سے ۲۷ جنوری ۱۸۹۴ء کو منشی محمد خان صاحب کو لکھا تھا۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں :-

"آپ دلی دوست اور مخلص ہیں۔ اور میں آپ کو اور اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین رکھتا ہوں۔ اور مجھے آپ سے اور منشی اروڑا صاحب سے اور دوسرے کپورتھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے۔ پھر کیونکر ہو کہ ایسی جماعت کی نسبت ناگوار کلمہ منہ سے نکلے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے۔ اور آپ ان دوستوں میں سے ہیں۔ جو بہت ہی کم ہیں۔ آپ نے دلی محبت سے ساتھ دیا۔ اور ہر ایک موقعہ پر صدق دکھایا۔"

کپورتھلہ کی جماعت کے ان اصحاب کے لئے یہ اسی طرح کی مبارک سند ہے۔ جیسی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہؓ کو عطا فرمائی تھی۔

منشی اروڑے خانصاحبؓ کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت منشی اروڑے خانصاحب کا ذکر اپنی مشہور کتاب ازالہ اوہام میں مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا ہے :-

"حبی فی اللہ منشی اروڑا خانصاحب نقشہ نویس مجسٹریٹی :- منشی صاحب محبت اور اخلاص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ خدمات نہایت نشاط سے بجا لاتے ہیں۔ بلکہ وہ دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جان نثار آدمی ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے شاید ان کو اس سے بڑھ کر کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر ایک توفیق سے کوئی خدمت بجا لائیں۔ اور دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو جزائے خیر بخشے آمین۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۳۲۵)

حالاتِ زندگی

حضرت منشی صاحب چونکہ کپورتھلہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے مختصر سے حالات محترم شیخ محمد احمد صاحب کپورتھلوی حال امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے "سیرت ظفر" میں بیان فرمائے ہیں۔ ان کے بیان کا ایک اقتباس درج ذیل ہے :-

"منشی اروڑے خانصاحب مرحوم رضی اللہ عنہ عدالت میں نقشہ نویس تھے۔ پھر ترقی پا کر نائب تحصیلدار تحصیل بھونگہ میں ہو گئے۔ فقیر از زندگی تھی اور لوگ انہیں باپ کی بجائے سمجھتے تھے۔ مسٹر ایل فرینچ کپورتھلہ کے وزیر اعظم تھے جو بعد میں پنجاب گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری ہو کر سبکدوش ہوئے۔ وزیر اعظم نہایت دبدبہ اور رعب والے حاکم تھے ہر ادنیٰ اور اعلیٰ ان کی تادیب سے لرزاں و ترساں تھا۔ لیکن منشی اروڑا صاحب کی وہ بہت تعظیم کرتے تھے کہ افسر ایسا ہونا چاہیئے جو اپنی ساکھ اور دیانت کی وجہ سے رعایا کے دل میں گھر کر جائے۔

وزیر اعظم موصوف ایک دفعہ دورہ پر گئے اور لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا تحصیلدار کیسا ہے؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ وہ تو ہمارے لئے باپ کی بجائے ہے۔ اور ہمارا اچھا ہمدرد ہے۔ ....

منشی صاحب کا معمول تھا کہ اپنی قوت لایموت کے لئے کچھ روپے اپنی تنخواہ میں سے رکھ کر باقی سلسلہ کے کاموں میں دے دیتے تھے۔ یا حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی نذر کر دیتے تھے۔ پنشن پانے کے بعد منشی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ قادیان جا رہے اور صحیح معنوں میں وہاں دھونی رما کر بیٹھ رہے اپنا سالن آپ پکاتے۔ لنگر سے روٹی خرید لیتے اور مسجد مبارک میں پہلی صف کے جنوبی گوشے میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز پڑھا کرتے تھے پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ اور اس بات کو برداشت نہ کر سکتے تھے کہ کوئی اور شخص اس جگہ کو روک لے۔ یہ عشق و محبت تھا جو اس جگہ سے انہیں تا زیست رہا۔

ایک دفعہ منشی صاحب بہشتی مقبرہ کی طرف جا رہے تھے میں ساتھ تھا۔ فرمانے لگے۔ "اللہ تعالےٰ نے میری سب مرادیں پوری کر دیں۔ بس ایک آرزو باقی ہے اور بہشتی مقبرہ کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے۔ یہ خدا کی یہاں دفن ہونا باقی ہے۔"

اللہ تعالےٰ نے حضرت منشی صاحب کی آخری مراد بھی پوری فرمائی اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ عطا فرمائی۔

بے نظیر ایثار و اخلاص کا نمونہ

حضرت منشی اروڑا خانصاحب کے اخلاص و ایثار کا ایک اعلیٰ نمونہ مندرجہ ذیل روایت سے معلوم ہو سکتا ہے جو منشی ظفر احمد صاحب نے بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ روایت کرتے ہیں کہ :-

ایک دفعہ اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لدھیانہ میں ایک اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ اس وقت حضرت صاحب کے پاس اس رقم کا کوئی انتظام نہیں تھا۔

اور ضرورت فوری اور سخت تھی۔ منشی صاحب کہتے تھے کہ میں اس وقت حضرت صاحب کے پاس لدھیانہ میں اکیلا آیا ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے بلایا۔ اور فرمایا کہ اس وقت یہ اہم ضرورت درپیش ہے۔ کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی میں نے عرض کیا حضرت انشاء اللہ کر سکے گی۔ اور میں جا کر روپے لاتا ہوں چنانچہ میں فوراً کپور تھلہ گیا اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دئے۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور جماعت کپور تھلہ کو دعا دی۔ چند دن کے بعد منشی اروڑا صاحب بھی لدھیانہ گئے۔ تو حضرت صاحب نے ان سے خوشی کے لہجہ میں ذکر فرمایا کہ منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی۔ منشی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا حضرت کونسی امداد" مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہی جو منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپور تھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے۔ منشی صاحب نے کہا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا۔ اور میں ان سے پوچھونگا۔ کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔ اسکے بعد منشی اروڑا صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ میں نے کہا منشی صاحب تھوڑی سی رقم تھی اور میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی۔ اس میں آپ کی ناراضگی کی کیا بات ہے۔ مگر منشی صاحب کا غصہ کم نہ ہوا اور وہ برابر یہی کہتے رہے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی تھی۔ اور تم نے ظلم کیا کہ مجھے نہیں بتایا۔ پھر منشی صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے"۔

اس روایت سے منشی ظفر احمد صاحب اور منشی اروڑا خان صاحب دونوں کی بے نظیر قربانی اور ایثار کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ حضرت منشی اروڑا صاحب کے وجود کا ذرہ ذرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت سے اتنا لبریز تھا کہ اس کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ اس وقت میں صرف دو مثالیں بیان کرتا ہوں جس سے آپ حضرت منشی صاحب کی بے پناہ محبت و اخلاص کا اندازہ کر سکیں گے۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بیان فرماتے ہیں کہ

"مجھے خوب یاد ہے اور اس واقعہ کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ جب ۱۹۱۶ء میں مسٹر والٹر آنجہانی جو آل انڈیا وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے سیکرٹری تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے قادیان آئے تھے۔ . . . . . .

. . . . . .

. . . . . . انہوں نے قادیان میں یہ خواہش کی کہ مجھے بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے صحابی سے ملایا جائے۔ اس وقت منشی اروڑے خاں صاحب قادیان میں تھے۔ مسٹر والٹر کو منشی صاحب مرحوم کے ساتھ مسجد مبارک میں ملایا گیا۔ مسٹر والٹر نے منشی صاحب سے رسمی گفتگو کے بعد یہ دریافت کیا۔ کہ آپ پر مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا؟ منشی صاحب نے جواب دیا کہ میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں۔ اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا۔ لیکن مجھ پر جس بات نے زیادہ اثر کیا۔ وہ حضرت صاحب کی ذات تھی۔ جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانت دار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھکر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے باقی میں تو ان کے منہ کا بھوکا ہوں۔ مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں ہے۔ یہ کہہ کر منشی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں اس قدر بے چین ہو گئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں اور ان کا رنگ ایک دھلی ہوئی چادر کی طرح سفید پڑ گیا تھا۔ اور بعد میں انہوں نے اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر بھی کیا۔ اور لکھا کہ جس شخص نے اپنی صحبت میں اس قسم کے لوگ پیدا کئے ہیں۔ اسے ہم کم از کم دھوکے باز نہیں کہہ سکتے"۔

دوسرا واقعہ وہ ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۴ اگست ۱۹۴۱ء میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا۔ اور نہیں بھول سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازے پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دیدیں۔ اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رقت طاری ہو گئی اور وہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔ اور ان کے رونے کی حالت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں کچھ حیران سا ہو گیا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ مگر میں خاموش کھڑا رہا۔ اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان کے رونے کی وجہ دریافت کروں اسی طرح وہ کئی منٹ روتے رہے۔ منشی اروڑے خاں صاحب نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ ان کو مل گیا۔ اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے۔ پھر اور ترقی کی تو سررشتہ دار ہو گئے۔ پھر اس کے بعد ترقی کر کے نائب تحصیلدار ہو گئے اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ ابتداء میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ جب ان کو ذرا صبر آیا۔ تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں؟ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا۔ مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی قادیان آنے کے لئے چل پڑتا۔ تھا۔ سفر کا بہت سا حصہ میں پیدل ہی طے کرتا تھا تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آ کر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میں تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی۔ اور میں نے ہر مہینہ کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہونچ جائے جو میں چاہتا ہوں۔ تو میں اسے پونڈ کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کرونگا۔ پھر کہنے لگے۔ جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی۔ تو وہ رقم دیکر میں نے پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کر دی۔ اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی۔ تو دوسرا پونڈ لے لیا اس طرح آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا۔ اور میرا منشاء یہ تھا۔ کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرونگا۔ مگر جب دل کی آرزو پوری ہو گئی۔ اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو —— یہاں تک وہ پہونچے تھے۔ کہ پھر ان پر وقت کی حالت طاری ہو گئی۔ اور وہ رونے لگ گئے آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرہ کو اس طرح پورا کیا۔ کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہو گئی"۔

غرض حضرت منشی اروڑے خاں صاحب کی زندگی عشق و وفا اور محبت و اخلاص کا ایک پاک اور کامل نمونہ تھی۔ آیئے ہم مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اور دیگر تمام صحابہ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور ہم کو ان کے نقش پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اللھم صل علیٰ محمد و اٰل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اب سب کے سامنے ہے۔ بڑے بڑے سرمایہ داروں کا انجام بھی زود یا بدیر اسی قسم کا ہوگا۔ بلکہ شاید ان کا حشر بدتر ہو۔ زمانے کے سیل رواں کے سامنے کون بند باندھ سکتا ہے؟ پھر کیا دانش مندی یہ نہیں کہ یہ اپنی دولت کا کچھ حصہ عام لوگوں کی بہبودی اور بہتری کے کاموں پر صرف کریں اور خدا اور خلق خدا کی خوشنودی حاصل کریں؟ بڑے زمینداروں سے جب زمینداریاں چھین لی گئیں تو پھر ان کا دینے کا جذبہ" بیدار ہوا اور انہوں نے درخواستیں گذارنی شروع کیں کہ ہم اتنی زمین فلاں کو دینا چاہتے ہیں اور اتنی زمین فلاں کو۔ مگر اس وقت تک پانی سر سے گذر چکا تھا۔ کیا دوسرے سرمایہ دار اور دولت مند بڑے زمینداروں کے حال سے کوئی سبق نہیں سیکھیں گے؟

یہ ایک حقیقت ہے کہ جو اقوام ترقی یافتہ کہلاتی ہیں اور جن میں خواندگی کی تعداد سو فیصدی تک پہونچ چکی ہے۔ کبھی ان اقوام کی حالت بھی ایسی ہی تھی جیسی کہ ہماری قوم کی ہے۔ خود انگلستان میں آج سے کئی سال پہلے ہماری طرح بہت کم تعلیمیافتہ لوگ تھے۔ حکومت کے لئے وہاں بھی وہی دقتیں تھیں جو آج ہماری حکومت کے لئے ہیں۔ لیکن وہاں کے بعض باہمت لوگوں نے ملک میں تعلیم کو پھیلانے کا بیڑا اٹھایا اور دیکھتے ہی دیکھتے ملک کے طول و عرض میں ہزاروں ابتدائی درسگاہیں کام کرنے لگیں۔ اور آج یہ حالت ہے کہ شاید دنیا میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ملک انگلستان ہی ہے

ہمیں یقین ہے کہ اگر معاصر کی تجاویز پر عمل کیا جائے تو ہمارے ملک میں بھی چند سالوں میں اسی طرح خواندگی کا سیلاب آ سکتا ہے۔ جس طرح انگلستان میں آیا ہے اور شہر و دیہات میں کوئی ایسا فرد مرد یا عورت نہیں رہ سکتے۔ جو خواندہ نہ ہو۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تعلیم کے لحاظ سے بہت آگے ہے۔ مرد تو تقریباً ۹۰ فیصد خواندہ ہیں البتہ ابھی عورتیں اس معیار کو نہیں پہنچیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر احمدی دوست ؎ جیسا کہ تجویز ہے اپنے اپنے علاقوں میں سکول اور کالج کھولیں تو جو کمی ہے وہ جلد از جلد پوری ہو سکتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم تعلیم میں دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔

افرادِ جماعت کی دو اہم ذمہ واریاں

جملہ افراد کو وصیت کرنی چاہئیے اور اپنی ساری زندگی تقویٰ سے بسر کرنی چاہئیے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی وفات کی اطلاع پاکر رسالہ الوصیت تحریر فرمایا۔ جس میں جماعت کے مستقبل اور سلسلہ کی عظیم الشان ترقی کے ذکر کے ساتھ ساتھ جماعت کو تاکیدی وصیت فرمائی کہ وہ دنیا بھر میں اسلام کو قائم کرے۔ اور اس اعلیٰ مقصد کے لئے جو حضور علیہ السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد ہے کامل قربانی کرے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔ (الوصیت صفحہ ۸-۹)

جماعت احمدیہ کے قیام کا یہ مقصدِ عظیم کس طرح پورا ہو سکتا ہے اور جماعت احمدیہ اس ذمہ داری سے کس طرح سبکدوش ہو سکتی ہے؟ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نرمی، اخلاق اور دعاؤں کے علاوہ اپنے اس رسالہ میں دو گُر بیان فرمائے ہیں۔ اوّل یہ کہ جماعت کے سب لوگ تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی اختیار کریں اور اپنے نیک نمونہ سے عملی طور پر دنیا کے لوگوں کو دعوت دیں کہ جس درخت کے یہ پھل ہیں نہایت اعلیٰ اور نہایت شیریں ہے۔ دوم یہ کہ تمام متقی اور نیکوکار لوگ اپنی آمد اور جائیداد کا معتدبہ حصہ اشاعت اسلام کے لئے وقف کریں۔ اور ہر سچا احمدی ۱/۱۰ سے لے کر ۱/۳ تک آمد اور جائیداد کی وصیت کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کے اس نظام کو منافقوں کے لئے گراں اور مشکل قرار دیا ہے۔ گویا اس زمانہ کا یہ مالی جہاد ہے جو ایک سچے احمدی کو ضرور کرنا چاہئیے۔ حضور علیہ السلام کی دعاؤں اور ہدایات کے مطابق تقویٰ و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنا اور مسلسل مالی قربانی کرنا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اس بنیادی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد مقرر فرمایا ہے پس موصی بننا اور پورے تقویٰ سے زندگی بسر کرنا ہمارا نصب العین ہے۔ اس لئے ہمیں ہر لحظہ اس کو مدنظر رکھنا چاہئیے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۳۱ مئی ۱۹۵۹ء تک چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کرنے والی جماعتیں

(قسط دوم)

ذیل کی جماعتوں کے عہدیداران کو مبارک ہو کہ انہوں نے اشاعت اسلام کے لئے کمال مستعدی کا مظاہرہ کیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ باحسن الجزاء۔ انشاء اللہ ۳۰ جون تک سو فیصدی وعدہ پورا کرنے والی جماعتوں کی رپورٹ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائے گی۔ دیگر جماعتوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ اشاعت اسلام کی ضروریات کے پیش نظر سو فیصدی وعدہ پورا کرنے کی جلد تر کوشش فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(اس سے پہلی فہرست اخبار الفضل مؤرخہ ۲۱ جون ۱۹۵۹ء میں ملاحظہ فرمائی جائے)

نام ضلع	نام جماعت	سیکرٹری ان مال
ضلع لائل پور	ماموں کانجن	مکرم مشتاق احمد صاحب
" "	چک نمبر ۶۷ R.B	" چوہدری فضل احمد صاحب
" "	چک نمبر ۳۰۴	" احمد الدین صاحب
" "	چک نمبر ۱۶/۱۴ ج ب	" سردار علی صاحب
" "	چک نمبر ۲۶۹ R.B	" عبدالرحمٰن صاحب آف کھانبڑہ
" "	چک نمبر ۲۷۷ R.B	" فضل محمد صاحب
ضلع سرگودھا	روڈا	مکرم غلام احمد صاحب
" "	ساہیوال	" مستری احمد بخش صاحب
" "	گھوگھیاٹ میانی	" حکیم محمد رمضان صاحب
" "	چاہ جوگی	" صوبیدار حکمت اللہ خانصاحب
" "	چک نمبر ۳۰ ج	" چوہدری بشیر احمد صاحب
ضلع جہلم	خان پور	مکرم فضل داد صاحب
" "	ترقی	" قریشی محمد یوسف صاحب
ضلع راولپنڈی	ٹیکسلا	مکرم اسلم خانصاحب
" "	پنڈ بگوال	" سید محمد صاحب
ضلع میانوالی	داؤد خیل	" بلاغ الدین صاحب
ڈیرہ غازیخاں	سہرانی بستی	" عبدالقادر صاحب
منٹگمری	چک نمبر ۵۵ ۱۲-L	" چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار
ضلع ملتان	چاہ احمد یارانوالہ	" " بشیر احمد صاحب
" "	۱۴۳ شتاب گڑھ	" " اللہ یار صاحب بھٹی
" "	چک نمبر ۹۱/۴ E.B	" سلطان علی صاحب
" "	چک نمبر ۲۱۶ E.B	" چوہدری شاہ محمد صاحب
ضلع بہاول پور	چک نمبر ۱۶۱ R-7	" چوہدری بشیر احمد صاحب
" "	چک نمبر ۱۹۱ R-7	" چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ
" "	چک نمبر ۱۹۲ R-7	" محمد صادق صاحب
" "	چک نمبر ۲۲۷ H.R	مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

پروگرام قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ

قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ کا سال رواں کا پروگرام درج ذیل ہے۔ عہدہ داران و ارکان مجالس اسے عملی جامہ پہنانے اور کامیاب بنانے کی سعی فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) پابندی کے ساتھ نماز باجماعت کی ادائیگی ارکان مجالس سے کروانا۔

(۲) اخلاق فاضلہ پیدا کرنا۔ خصوصاً راست گفتاری۔ ایفائے عہد اور لین دین کے معاملات میں صفائی وغیرہ۔

(۳) مرکز سے وابستگی۔ خلیفہ وقت سے محبت اور اخلاص میں اضافہ کرنا۔

(۴) اچھا نمونہ پیش کرکے نئی پود میں احمدیت اور خلافت سے محبت اور وابستگی میں اضافہ کرنا۔

(۵) رمضان شریف میں ایک خامی دور کرکے کم از کم ایک نئی خوبی پیدا کرنا۔

(۶) آداب مجلس کی پابندی کرنا اور دوسروں کو اس کی تلقین کرنا۔

(۷) شعائر اسلامی کی خود پابندی کرنا اور دوسروں کو اس کی تلقین کرنا۔

(۸) شہریت کے اصولوں (ہمسایہ سے حسن سلوک وغیرہ) کی تعلیم اور ان کی پابندی کروانا۔

جو احباب اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں مناسب تجاویز پیش کرنا چاہیں وہ تجاویز قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوا سکتے ہیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ملازمین حضرات کو یاد دہانی

ملازمین حضرات حسب ذیل طریق سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لے کر اپنے موعدہ کو پورا کریں جو انہوں نے ۱۹۵۲ء کی مجلس مشاورت میں اپنے مقدس امام سے کیا تھا۔

(۱) ہر سال جو پہلی ماہوار ترقی ملے وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔

(۲) جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے ادا کرے۔

(۳) جن کو ترقی نہیں ملتی وہ ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ حصہ ادا کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستِ دعا:۔ خاکسار کے ابا جان مکرمی چوہدری عبدالعزیز خانصاحب کاٹھ گڑھی ۹ چک ۱۲۸ T.D.A ضلع سرگودھا چند روز سے جسم کے بعض حصوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل عطا فرمائے اور عاجز کی گھبراہٹ دور فرمائے۔ آمین (عبدالکریم خان کاٹھ گڑھی)

اعلیٰ ملکیت کی تنسیخ اور ادنیٰ مالکوں کو زمین کے پورے مالکانہ حقوق دینے کا فیصلہ

ربیع ۱۹۵۹ء سے ادنیٰ مالک کوئی ادائیگی نہیں کریں گے

لاہور ۲۳ جون۔ مغربی پاکستان لینڈ کمیشن نے مری میں اپنے حالیہ اجلاس کے دوران زرعی اصلاحات پر عملدرآمد کے طریق کار اور پالیسی سے متعلق امور کے بارے میں اہم فیصلے کئے ہیں۔ اجلاس کی صدارت مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین نے کی۔ جو لینڈ کمیشن کے چیئرمین بھی ہیں

کمیشن کا ایک فیصلہ "اعلیٰ ملکیت" کی تنسیخ سے متعلق ہے۔ اس کے مطابق اجلاس میں یہ قرار دیا گیا کہ ادنیٰ مالکوں کو ان کی مقبوضہ زمینوں کے پورے مالکانہ حقوق اس طرح دے دینے چاہئیں کہ انہیں اعلیٰ مالکوں یا لینڈ کمیشن کو کوئی معاوضہ نہ دینا پڑے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ "ادنیٰ مالک" فی الواقعی مالکان اراضی ہیں۔ اور وہ اپنی پیداوار کا معمولی حصہ اعلیٰ مالکوں کو ادا کرتے ہیں۔ درحقیقت ادنیٰ مالکوں کے حقوق ان موروثی مزارعین سے زیادہ ہیں۔ جنہیں اب مکمل مالک بنا دیا گیا ہے۔ اعلیٰ ملکیت کے خاتمہ کے بعد ادنیٰ و اعلیٰ مالکوں کا امتیاز خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اور صرف ادنیٰ مالکوں کو زمین کے پورے مالکانہ حقوق حاصل ہو جائیں گے۔

کمیشن نے یہ ہدایت جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ ربیع ۵۹ سے ادنیٰ مالک نقد یا جنس کی صورت میں اعلیٰ مالکوں کو حصہ دینا بند کر دیں۔ تاہم جہاں اعلیٰ مالک اور ادنیٰ مالک ایک ہی شخص ہے یا جہاں اعلیٰ مالک کے قبضے میں اراضی ہے اور اس کے ماتحت کوئی ادنیٰ مالک نہیں ہے۔ وہاں اعلیٰ مالک کو مکمل مالک خیال کیا جائے گا۔ اور ریونیو ریکارڈ میں اس کے مطابق درست اندراجات کر دئے جائیں گے۔ جیسا کہ مارشل لاء ریگولیشن کے پیراگراف ۲۲ میں درج ہے۔ کسی اعلیٰ مالک کو اس کے حقوق ختم ہو جانے کی صورت میں کسی قسم کے معاوضے کا مستحق نہیں سمجھا جائے گا۔

زیر پٹہ رقبہ

سندھ ریجنل زرعی فیڈریشن حیدرآباد نے ایک درخواست کے ذریعے استدعا کی تھی کہ پٹے کی زمینوں کو پٹے داروں کی طرف سے لگائے جانے والے سرمایہ اور دیگر وجوہ کی بنا پر مارشل لاء کے قانون سے مستثنےٰ قرار دیا جائے۔ لیکن کمیشن نے فیصلہ کیا کہ سرکاری یا غیر سرکاری زمین کے کسی پٹہ دار سے کوئی ترجیحی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ ان میں سے کوئی پانچسو ایکڑ آبپاشی یا ایک ہزار غیر آبپاش رقبہ سے زائد اپنے پاس نہیں رکھ سکے گا۔ اور اپنی ملکیتی زمین کے علاوہ زرعی اصلاحات کے ضابطہ کے پیراگراف نمبر ۹۔ اور ۱۱ کے تحت کسی قسم کی رعایت کا حقدار نہیں ہوگا۔

کمیشن نے بگٹی قبیلہ کے سردار۔ سردار اکبر خاں بگٹی کی درخواست بھی مسترد کر دی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ نصیرآباد سب ڈویژن میں ان کے پاس جو زمین پٹے دار ہونے کی حیثیت سے موجود ہے وہ واپس نہ لی جائے۔ ان کی یہ استدعا بھی نامنظور کر دی گئی کہ ان کی فالتو زمین کو ان کی سفارشات کے مطابق ان کے قبیلہ کے ارکان میں تقسیم کر دیا جائے۔ سردار محمد اکبر خاں کو کمشنر کی معرفت متنبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ مزارعین کو بے دخل نہ کریں۔

وارثوں کے نام ہبہ

وارثوں کے نام زمین کے انتقال سے متعلق پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کمیشن نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ہر وہ شخص جس کے پاس پانچسو ایکڑ نہری یا ایک ہزار ایکڑ بارانی رقبہ موجود ہے۔ اس کے نام مزید زمین منتقل نہیں کی جا سکے گی۔ اور اس صورت میں متذکرہ مقررہ حد سے زیادہ جو زمین اس کے نام منتقل ہو گی وہ واپس لے لی جائے گی۔

جہاں تک خاتون متوسلین کے نام زمین منتقل کرنے کا تعلق ہے کمیشن نے اس بارے میں تشریح کرتے ہوئے کہا کہ خاتون متوسلین سے مراد وہ خواتین ہیں۔ جو وراثت کی تقسیم کے وقت مالک اراضی پر لاگو ہونے والے قانون کے مطابق وراثت کی مستحق ہوں۔ مثال کے طور پر سابق پنجاب میں شریعت کے مطابق وراثت اس تاریخ سے موثر ہو گی جب پنجاب میں قانون شریعت نافذ کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے کی مدت کے لئے رواج یا وراثت کے متعلق وہ پرنسل لا پیش نظر رکھا جائے گا جس کا اطلاق ڈیکلریشن داخل کرنے والے کے قریبی پیش رووں پر ہو سکتا ہو۔

کمیشن نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ اگر کسی خاتون کا کوئی دوسرا ذریعہ آمدنی ہو۔ تو وہ درخواست گذار کی زیر کفالت تصور نہیں کی جا سکتی۔ اور نہ ہی وہ وراثت کی تقسیم سے قبل یا بعد میں تحفۃً زیادہ اراضی حاصل کرنے کی مستحق ہو گی یہ بھی طے پایا کہ کسی صورت میں زیر کفالت کوئی خاتون پیراگراف نمبر ۱۱ کے تحت تحفۃً اس رقبہ سے زیادہ اراضی حاصل نہیں کر سکتی۔

(۵) جو بعد وراثت کے قانون کے تحت حاصل کرنے کی مجاز ہے۔ تاہم ایل۔ سی ۲ کے بارہ میں احکام جاری ہو جانے کے بعد موجودہ مالک اراضی اپنی زمین کا کوئی سا رقبہ تحفۃً منتقل کر سکتا ہے۔ لیکن یہ امر مارشل لاء کے ضابطہ کے پیراگراف نمبر ۲۵ کے تابع ہوگا۔

کمیشن نے کیپٹن عبدالرحمٰن خاں کی درخواست بھی مسترد کر دی۔ جس کے ذریعے انہوں نے سو دو سو کنال اراضی کے انتقال کی توثیق کے لئے درخواست دی تھی۔ ان کے بیان کے مطابق یہ زمین ۱۹۳۳ء میں ان کی بیوی کو جہیز میں ایک غیر رجسٹر شدہ دستاویز کے ذریعہ منتقل کی گئی تھی۔

۳۰ جون کو متوازن قومی بجٹ پیش کیا جائے گا

ملکی وسائل کی حدود میں رہ کر ضروریات پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی

راولپنڈی ۲۳ جون۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل چک لالہ کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگلا قومی بجٹ متوازن ہوگا۔ اور اس کی بنیاد موجودہ حکومت بارہا اعلان کردہ اس اصول پر ہو گی کہ ملک کے اپنے وسائل کی حدود کے اندر رہ کر اپنی ضروریات پوری کرنی چاہئیں۔

وزیر خزانہ کل ہی صبح کراچی سے پی۔ آئی۔ اے کے ہوائی جہاز میں چک لالہ پہنچے اور یہاں سے سیدھے مری کے راستے نتھیا گلی روانہ ہو گئے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ آئندہ بجٹ کا مسودہ نتھیا گلی ساتھ لے جا رہے ہیں۔ جہاں آپ اس کے بارے میں صدر جنرل محمد ایوب خاں سے بات چیت کریں گے؟ اس کے جواب میں مسٹر شعیب نے اپنا چمڑے کا بیگ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "بجٹ اس میں نہیں ہے یہ میرے دماغ میں محفوظ ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے کہا۔ ہر بجٹ کا سب سے اہم اور نمایاں پہلو یہ ہونا ہے کہ متوازن ہو۔ آپ نے اس سے زیادہ کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔

آپ سے دریافت کیا گیا کہ راولپنڈی کے قریب نیا دارالحکومت تعمیر کرنے کے لئے آئندہ بجٹ میں ابتدائی مصارف کے لئے گنجائش رکھ لی جائے گی؟ آپ نے کہا اس کے جواب کے لئے آپ بجٹ کا انتظار کریں۔ متعدد مزید سوالات کے جواب میں آپ نے کہا کہ غیر ملکی زرمبادلہ کی پوزیشن پہلے سے بہت بہتر ہے۔

ایک نامہ نگار نے پوچھا آپ نے ابھی دنوں دوسرے ممالک کا جو دورہ کیا ہے اس میں آپ کو پاکستانی کرنسی کی کیا پوزیشن معلوم ہوئی ہے۔ آپ نے کہا دوسرے ملکوں میں ہماری کرنسی کی حالت بہت اچھی ہو گئی ہے۔ اور اس کی جو حیثیت گر گئی تھی وہ بحال ہو رہی ہے

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ پاکستان کے زیادہ تر مالی مسائل کا حل ایسے اقدامات میں ہے جن کی بدولت افراط زر کو روکا جا سکے۔

ایک اور نامہ نگار نے وزیر خزانہ کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ بجٹ پیش ہونے کے موقع پر متعدد اشیائے صرف بازار میں ناپید ہو گئی ہیں۔ وزیر خزانہ نے کہا یہ صورت تو اس سال پیدا نہیں ہونی چاہیئے تو آپ نے کہا اس کا خاتمہ اس وقت ہو گا جب تمام اشیائے صرف خود ملک کے اندر بافراط تیار ہونے لگیں گی۔

مسٹر محمد شعیب نے کہا کہ امریکہ نے پاکستان کو ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی جو امداد اقتصادی امداد دی ہے۔ اس کی بدولت ملک کے صنعتی کارخانوں میں پیداوار بہت بڑھ جائے گی۔ آپ نے کہا یہ امداد اچھی خاصی ہے۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق وزیر خزانہ نے یہ امید ظاہر کی کہ امریکہ کی طرف سے اتنی ہی رقم پاکستان کو آئندہ سال بھی اقتصادی امداد کے طور پر مہیا ہو جائے گی۔ آپ نے بتایا کہ بجٹ مقررہ تاریخ پر یعنی اسی ماہ کی ۳۰ تاریخ کو پیش کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا امریکی امدادی رقوم سے زرمبادلہ کی حالت بہتر بنائی جائے گی نیز کرنسی کی حالت کو بہتر بنانے کا کام کیا جائے گا۔

وزیر خزانہ نے مری پہنچ کر گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین سے ملاقات کی وہ شام کو نتھیا گلی پہنچ گئے۔

(لاہور ۲۳ جون۔ گورنر مغربی پاکستان نے قائم مقام سپرنٹنڈنٹ پولیس ملک حق نواز ٹوانہ کو ریٹائر کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان کے متعلق عام اور مستقل شہرت یہ تھی کہ وہ بدعنوان ہیں۔ انہی وجوہ کی بنا پر مسٹر اللہ نواز خاں اسسٹنٹ کمانڈنٹ سندھ رینجرز حیدرآباد کو بھی ریٹائر کر دیا گیا ہے۔

تبادل نہری تعمیرات پر تین ارب ترپن کروڑ روپیہ صرف ہوگا

پاکستان نے عالمی بنک کو اپنے تخمینے سے مطلع کر دیا

کراچی ۲۴ جون ۔ پاکستان نے عالمی بنک کو مطلع کیا ہے کہ نہری تنازعہ کے تصفیے کے لئے بنک کی تجاویز کے مطابق پاکستان میں جو متبادل تعمیرات کی جائیں گی ان پر تین ارب ترپن کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ اس سلسلہ میں عالمی بنک کا اپنا تخمینہ تین ارب تیرہ کروڑ روپے کا ہے۔

پاکستان پریس ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق حکومت پاکستان نے پندرہ جون کو عالمی بنک کو جو مراسلہ بھیجا ہے ۔ اس میں متوقع اخراجات کا تخمینہ شامل ہے۔ اس سلسلے میں عالمی بنک کے انجینئر مسٹر ڈرسکو پاکستانی انجینئروں کے تیار کردہ متعدد منصوبوں اور تخمینوں کا جائزہ لے چکے ہیں اور وہ تین ارب ترپن کروڑ روپے کے پاکستانی تخمینے کے بارے میں اپنی سفارشات عالمی بنک کے آگے پیش کریں گے۔

توقع ہے کہ مسٹر ڈرسکو ماہ رواں کے آخر تک واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے ۔ وہ عالمی بنک کو اس بات سے بھی مطلع کریں گے کہ اس عظیم الشان منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پاکستان کو کتنے انجینئروں اور سامان کی ضرورت پڑے گی۔

باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق یہ تعمیرات دو حصوں میں تقسیم کر دی جائیں گی ۔ ایک حصے کا تعلق ترقیاتی کام سے ہوگا ۔ جس کے تحت ملک میں آب پاشی کی سہولتوں میں توسیع کی جائے گی ۔ اس کام پر زیادہ تر رقم پاکستان خود صرف کرے گا ۔ تاہم ان تعمیرات کو بھی عالمی بنک کے منصوبے میں شامل کیا جائیگا تاکہ ہیڈ ورکس اور الحاقی نہروں وغیرہ کی تعمیر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔

ان ذرائع نے مزید بتایا کہ پاکستان کو بھارت سے ملنے والے نہری پانی سے بے نیاز کرنے کے لئے پاکستان میں تبادل تعمیرات کی جائیں گی ۔ ان کے لئے بین الاقوامی سرمایہ مہیا کیا جائے گا ۔ اس سلسلے میں عالمی بنک کئی ملکوں سے بات چیت کر رہا ہے۔

ان ذرائع نے رائے ظاہر کی کہ پاکستان میں ہیڈ ورکس اور الحاقی نہروں کی تعمیر کا کام سال رواں کے اختتام سے پہلے یا کم از کم اس وقت تک شروع ہوگا جب تک لنڈن کی متوقع کانفرنس میں بنک کے منصوبے کے متعلق بھارت اور پاکستان دونوں کی پوزیشن پوری طرح واضح نہیں ہو جاتی۔

اگرچہ لنڈن کانفرنس کی کامیابی کی پوری توقع ہے ۔ لیکن اس کا دارومدار مندرجہ ذیل امور پر ہوگا:-

(۱) یہ کانفرنس بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک پانچ سالہ عبوری سمجھوتے پر منتج ہو۔

(۲) کانفرنس میں مستقل بین الاقوامی معاہدے کی موٹی موٹی باتیں طے کر لی جائیں ۔ اور

(۳) عالمی بنک کے منصوبے کے مالیاتی پہلوؤں کی بھارت اور پاکستان دونوں قطعی طور پر توثیق کر دیں۔

(۴) ایک سرکاری اندازے کے مطابق مغربی پاکستان میں تبادل نہری تعمیرات کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مغربی پاکستان کے انجینئرنگ کالجوں اور اداروں سے عام طور پر ہر سال فارغ التحصیل ہو کر نکلنے والے طلباء کے علاوہ مزید تین سو انجینئروں اور ایک ہزار اوورسیئروں کی ضرورت پڑے گی۔

یہ اندازہ ایک سرکاری کمیٹی نے لگایا ہے جو اس سلسلے میں ضروری عملے کی تعداد کے تعین کے لئے مقرر کی گئی تھی ۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ مرتب کر لی ہے ۔ کمیٹی نے اس سلسلے میں موجودہ انجینئرنگ کالجوں اور اداروں اور تربیت کی سہولتوں میں توسیع وغیرہ کے سوال پر تفصیل کے ساتھ غور کیا ہے۔

اعلان نکاح

میرے بڑے لڑکے عزیزم محمد ادریس صاحب بھٹی ابن چوہدری محمد یوسف علی صاحب مرحوم کا نکاح مکرم محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے عزیزہ نصرت جہاں آرا صاحبہ بنت حکیم عبدالقدیر صاحب کاغانی ساکن سید مٹھا بازار لاہور کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پر لاہور میں مورخہ ۱۴/۶/۵۹ بروز اتوار پڑھا۔

میں احباب جماعت ۔ درویشان قادیان و بزرگان جماعت احمدیہ سے ملتمس ہوں کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے ۔ اور باعث مثمر ثمرات بنائے ۔ آمین۔

اہلیہ چوہدری محمد یوسف علی صاحب مرحوم مکان نمبر ۲۶ گاندھی سٹریٹ نمبر ۵ لمبا پنڈ مشترہ دو ڈکرشن نگر لاہور

درخواست دعا

میرے دادا جان بزرگوار چوہدری بدرالدین صاحب ننگلی کو چند دن ہوئے بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں کے طفیل مرض میں افاقہ ہے۔

چوہدری صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(مجید احمد کارکن خلافت لائبریری ربوہ)